

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قربانی کا شرعی حکم کیا ہے؟ قربانی کب کرنی چاہیے؟ اگر کوئی صاحب حیثیت شخص قربانی نہ کرے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ اور قربانی کے گوشت کی تقسیم کس طرح ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

مجموع فقہاء کے نزدیک قربانی سنت مومکہ ہے۔ جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قربانی کرنا واجب ہے۔ احناف کے یہاں واجب ہے۔ فرض اور سنت کے درمیان ہے۔ اور واجب کا ترک کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"مَنْ كَانَ لَهُ سَهْوٌ فَلَمْ يُبْخِمْ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ" (حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"جو صاحب حیثیت ہے اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔"

ایک دوسری حدیث ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے قربانی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سَيِّئاً يَنْتَحِمُ اِبْرَاهِيمَ"

"تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے"

ان دونوں حدیثوں کی بنیاد پر کسی نے قربانی کو صاحب حیثیت کے لیے واجب قرار دیا اور کسی نے سنت قرار دیا۔ جنھوں نے اسے سنت قرار دیا ہے ان کے نزدیک صاحب حیثیت کا قربانی نہ کرنا مکروہ ہے۔

قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے۔ عید کی نماز سے قبل قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر پہلے دن قربانی کرنا ممکن نہ ہو تو دوسرے اور تیسرے دن بھی کی جاسکتی ہے۔

قربانی کا گوشت تین حصوں میں تقسیم کرنا چاہیے۔ ایک حصہ اپنے لیے دوسرا پڑوسیوں کے لیے اور تیسرا حصہ فقراء و مساکین کے لیے۔ اگر سارا کا سارا گوشت پڑوسیوں اور غریبوں میں تقسیم کر دے تو یہ اور بھی بہتر ہے۔ البتہ تھوڑا بہت گوشت بطور برکت خود بھی کھانا چاہیے۔

بے شبہ قربانی ایک عبادت ہے اور جیسا کہ ہم نے متعدد مقام پر کہا ہے کہ عبادت کے لیے ضروری ہے کہ اسی طریقے اور وقت پر ادا کی جائے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کر دیا قربانی بھی ایک عبادت ہے۔ اس کا بھی ایک وقت اور طریقے متعین ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اس طریقے اور وقت کا پورا پورا خیال رکھیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

تیوہار اور عید، جلد: 1، صفحہ: 209

محدث فتویٰ